International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:02, Issue: 02, July-Dec 2022
pp: 77 - 100

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہونے کی روایت: اردو کتب کا اختصاصی مطالعہ

The Narration about the Martyrdom of the Tooth of the Holy Prophet ﷺ: An Explicit Study of Urdu Literature

Khalid Mahmood Khan
Ph.D. Research Scholar Islamic Studies BZU Multan
Dr. Allah Ditta(Corresponding Author)
Assistant Professor Islamic Studies Department F.G. Degree College for Women Multan Cantt Email: profabughufran475@gmail.com
Dr. Muhammad Ramzan Saeedi
Visiting Faculty Member Islamic Studies Department NFC Institute Multan

Abstract

This article is an attempt to understand the correct insight about the incident of tooth decay from the Seerah of the Holy Prophet. The life of the Holy Prophet is a perfect example for Muslims, and the perfect following of Holy Prophet is mandatory for attaining the pleasure of God and entering the Paradise. Therefore, complete obedience to the Messenger of Allah ﷺ is obligatory for every Muslim. Therefore, a proper understanding of the Prophet's life is essential for every Muslim, because if there is no proper understanding of the Prophet's life, then the Muslims will not be able to act correctly. Unfortunately, many misconceptions about the life of the Holy Prophet ﷺ have become common among Muslims. One of these misunderstandings among the Muslims and especially among the Muslims of Sub-continent, who are the Urdu-speaking nation, is that this misunderstanding has become common that the four blessed teeth of the Messenger of Allah ﷺ were martyred. Even many famous and renowned researchers and writers have also stated that the four blessed teeth of the Prophet ﷺ were martyred. In this article, the incident of tooth decay will be examined and detailed answers will be given to the related questions as well. In this regard, historical and inferential research methods have been used and the results and recommendations have been clarified.

Keywords: Holy Prophet, Tooth Decay, Urdu Books, Seerah, Misinterpretations.

تعارف موضوع

رسول اللہ ﷺ کی سیرت مسلمانوں کے لیے اسوہ حسنہ اور کاملہ کی حیثیت رکھتی ہے نیز رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع رضائے خداوندی کے حصول اور داخلہ جنت کا سبب بھی ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع واطاعت ہر مسلمان کے لیے لازم وملزوم ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا درست فہم و ادراک ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کیونکہ اگر سیرت نبوی کا درست فہم نہیں ہو گا تو بندہ درست طریقے سے عمل بھی نہیں کر سکے گا۔ بد قسمتی سے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے بارے میں بھی بہت سی غلط فہمیاں مسلمانوں میں عام ہو چکی ہیں۔ انہی میں سے ایک غلط فہمی پاک و ہند کے مسلمانوں میں جو اردو دان طبقہ ہے ان میں یہ غلط فہمی عام ہو چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چار دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ حتی کہ بہت سے مشہور اور نامور محققین و مصنفین نے بھی اس بات کی صراحت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چار دندان مبارک شہید ہو گئے تھے اس مقالہ میں اسی امر کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے یا نہیں؟ اور اگر شہید ہوئے تھے تو کون سے دندان مبارک شہید ہوئے تھے؟ نیز کتنے دندان مبارک شہید ہوئے تھے؟ دندان مبارک کا کچھ حصہ شہید ہوا تھا یا کوئی بھی دندان مبارک شہید نہیں ہوا تھا؟ اس مقالہ میں اسی بات کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا اور ان سوالات کے تفصیلی جوابات دیے جائیں گے۔ اس ضمن میں تاریخی اور استنباطی طریقہ تحقیق کی مدد لی گئی ہے اور نتائج وسفارشات کو واضح کیا گیا ہے۔

دندان مبارک کے شہید کی روایت

امام بخاری نے رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک کے شہید ہونے کے بارے میں اپنی کتاب الجامع الصحیح میں حضرت سہل سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کی بابت جو احد کے دن آپ ﷺ کو لگا تھا، پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور آپ ﷺ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ ﷺ کے سر اقدس پر توڑ دیا گیا تھا، حضرت فاطمہ خون دھوتی تھیں اور حضرت علی پانی ڈالتے تھے، جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ خون بڑھتا ہی جا رہا ہے، تو انہوں نے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لیا اور اس کو جلا کر خاکستر کر کے آپ ﷺ کے زخم میں بھر دیا، جس سے خون رک گیا۔[1]

جب کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے غزوہ احد کے دن زخمی ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ کا چہرہ اقدس زخمی کیا گیا اور آگے سے ایک دانت ٹوٹ گیا اور خود آپ ﷺ کے سر مبارک میں ٹوٹ گئی تھی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت رسول اللہ ﷺ خون دھوتی تھیں اور حضرت

علی بن ابو طالب ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے دیکھا کہ پانی سے خون میں کمی نہیں بلکہ زیادتی ہو رہی ہے انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا یہاں تک کہ راکھ بن گئی پھر اسے زخم پر لگا دیا جس سے خون رک گیا۔[2]

ان روایات میں یہ صراحت نہیں ہے کہ پتھر کس نے مارا تھا لیکن دیگر کتب میں ہے کہ غزوہ احد میں عتبہ بن ابی وقاص نے رسول اللہ ﷺ کو ایک پتھر مارا۔ جو رسول اللہ ﷺ کے رباعی دانتوں پر لگا اور آپ کے رباعی دندان مبارک شہید ہو گئے۔ بخاری کی روایت ہے:

جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتِ البَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ،[3]

اور یہی الفاظ مسلم کے بھی ہیں۔ بس فرق یہ ہے کہ مسلم میں رسول ﷺ ہے جب کہ بخاری میں نبی ﷺ ہے۔ بقیہ الفاظ وہی ہیں۔ اب ان دونوں کتب میں یہ الفاظ ہیں کہ کُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ کہ آپ کے رباعی دانت ٹوٹ گئے۔ جب اردو زبان میں مصنفین نے اس کا ترجمہ کیا تو انہوں نے اس کا ترجمہ یہ کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے چار دانت شہید ہو گئے اس وجہ سے یہ غلط فہمی عام ہو گئی اور بہت سے نامور سیرت نگاروں نے بھی اسی امر کا التزام کیا ہے۔

رباعیہ کا مفہوم

فن تجوید و قرأت میں رباعی سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت کو کہتے ہیں۔ امام ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

والرَّبَاعِيةُ مِثْلُ الثَّمَانِيَةِ: إِحدى الأَسنان الأَربع الَّتِي تَلِي الثَّنايا بَيْنَ الثَّنِيّة وَالنَّابِ تَكُونُ للإِنسان وَغَيْرِهِ، وَالْجَمْعُ رَبَاعِياتٌ[4]

رباعیہ کا لفظ ثمانیہ کی طرح ہے۔ یعنی سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک جو ثنیہ اور ناب کے درمیان دو دانتوں کے پیچھے آتا ہے جو انسانوں وغیرہ کا ہے، اور جمع رباعیات ہے۔

الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ میں ہے:

والرَباعِيَةُ، مثلُ الثمانية: السِنُّ التي بين الثَنِيَّةِ والناب، والجمع رَباعِيَاتٌ[5]

رباعیہ کا لفظ ثمانیہ کی طرح ہے۔ یعنی سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک جو ثنیہ اور ناب کے درمیان ہے اور اس کی جمع رباعیات ہے۔

اب اکثر مترجمین و مصنفین نے رباعی کا لفظ دیکھ کر اسے اربع (چار) سمجھ لیا اور ترجمہ یہ کیا کہ آپ ﷺ کے چار دانت شہید ہو گئے اور رباعی اور اربعہ کا فرق او جھل ہو گیا۔

مفتی احمد یار خان لکھتے ہیں کہ عربی میں دانتوں کی چار قسمیں ہیں: سامنے کے چار دانت دو اوپر کے دو نیچے کے ثنایا کہلاتے ہیں، اس کا واحد ثنیہ ہے کہ یہ آپس میں ملے ہوتے ہیں ان کے برابر کے دانت رباعیہ، ان کے برابر کے دانت انیاب ناب کی جمع بمعنی کیل، ان کے بعد اضراس ضرس کی جمع بمعنی داڑھ، اردو میں اگلے چار دانتوں کو چوکڑی ان سے متصل کو کچلی، ان سے متصل کو کیلیں، ان سے متصل کو داڑھ کہا جاتا ہے۔[6] نواب قطب الدین خان دہلوی لکھتے ہیں کہ عربی میں دو اوپر کے اور نیچے کے ان چار دانتوں کو کہتے ہیں جو ثنایا اور انیاب کے درمیان ہوتے ہیں۔[7] یعنی سامنے کے چار دانت جو بالکل درمیان میں ہوتے ہیں۔ انہیں رباعی کہتے ہیں۔ نیچے اس تصویر میں رباعی دانت کی وضاحت کی جارہی ہے:

اب ذیل میں ان اردو مترجمین کا ایک تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

اردو کتب کا ایک جائزہ

دندان مبارک کے شہید ہونے کی اس روایت کے ترجمے کے ضمن میں مترجمین نے مختلف طرح کے ترجمے کیے ہیں۔ کسی

مترجم نے ترجمہ کیا کہ ایک دانت مبارک شہید ہوا تھا۔ کسی نے دو کے شہید ہونے کا ذکر کیا اور کسی نے چار کے شہید ہونے کا ذکر کیا۔ اور بہت سے ایسے بھی تھے کہ انہوں نے دندان مبارک کے شہید ہونے کے اس واقعے کو ذکر ہی نہیں کیا۔ نیز اس بحث میں چونکہ اردو تراجم کو لیا جائے گا اس لیے ان کے مترجمین کی بجائے اصل کتب کا نام ذکر کیا جائے گا کیونکہ اکثر اوقات مترجمین غیر معروف جب کہ کتب معروف ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر سیرت ابن ہشام معروف کتاب ہے اور اس کے مترجمین غیر معروف ہیں۔ لہٰذا لکھا جائے گا کہ سیرت ابن ہشام میں ہے کہ یہی زیادہ انسب ہے۔ اب ان مترجمین کو فہرست وار ذکر کیا جاتا ہے۔

چار دانت ٹوٹنے کے اقوال

روض الانف میں ہے کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ایک پتھر کی چوٹ لگی جس سے آپ ﷺ کے سامنے والے دو اوپر کے اور دو نیچے کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور نیچے والا ہونٹ مبارک بھی زخمی ہو گیا جس بدبخت نے آپ ﷺ کو پتھر مارا تھا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا۔[8] اگلے صفحہ پر لکھا ہے کہ آپ کا سامنے والا دائیں طرف سے نیچے کا دانت مبارک ٹوٹ گیا۔[9] سیرت ابن ہشام میں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے ایک پتھر حضور کے چہرہ مبارک پر مارا جس سے آپ کے اگلے چاروں دانت شہید ہوئے۔[10] قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ عتبہ کے پتھر سے نبی اللہ ﷺ کے چار دانت ٹوٹ گئے۔[11]

سیرت حبیب دو عالم میں ہے کہ ابن قمیہ نامراد نے آپ ﷺ کو پتھر مارا۔ جس سے آپ ﷺ کی ناک مبارک اور چہرہ مبارک زخمی ہو گیا۔ سامنے کے چار دندان مبارک بھی ٹوٹ گئے۔[12] جب کہ کتب سیرت میں عتبہ کی تصریح ہے کہ اسی نے پتھر مارا تھا۔ یعنی یہ صاحب کتاب کا تفرد ہے۔ المواہب الدنیہ میں ہے کہ (مشرکین نے) آپ کے سامنے کے چار دانت شہید کر دیئے۔ اگلے صفحہ پر ہے کہ آپ کے دائیں جانب کا نچلا سامنے والا دانت توڑ دیا۔ اور طبرانی کی روایت کے حوالے سے لکھا ہے کہ سامنے کے اوپر نیچے کے چار دانت ٹوٹ گئے۔[13]

پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے چار پتھر مارے۔ ایک پتھر لگنے سے سامنے والے دو اوپر کے اور اور دو نیچے کے دانت مبارک شہید ہو گئے۔ جڑ سے نہیں اکھڑے ان کا اوپر کا حصہ الگ ہو گیا۔[14] سیرت حلبیہ کے مترجم محمد اسلم قاسمی بھی نے چار دانت ٹوٹنے کا ترجمہ کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے جو حضرت سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا، آنحضرت ﷺ پر ایک پتھر کھینچ کر مارا جو آپ کے منہ پر لگا اور آپ کے نیچے کے چار دانت ٹوٹ گئے ساتھ ہی اس سے نچلا ہونٹ پھٹ گیا۔[15] ام عبد منیب نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے چار دانت شہید ہو

گئے۔[16] پروفیسر غلام رسول چیمہ نے لکھا ہے کہ عتبہ کے پتھر سے چار دانت شہید ہوئے۔[17]

ڈاکٹر مصطفی سباعی نے لکھا ہے کہ سامنے کے چار دانت شہید ہوگئے۔[18]

سید احمد بن زینی دحلان مکی کی کتاب السیرۃ النبویہ میں ہے کہ عتبہ نے آپ پر پتھر پھینکا جس سے آپ کے سامنے والے دو اوپر اور دو نیچے کے دانت زخمی ہوگئے۔ آپ کا نچلا لب مبارک زخمی ہوگیا۔[19] ابن حزم نے لکھا ہے کہ رسول اللہ کے چہرے پر زخم آیا جس سے آپ کے نیچے کے اگلے چاروں دانت پتھر کے لگنے سے شہید ہوگئے۔[20] حالانکہ عربی کتاب میں صراحت کے ساتھ یمنی سفلی یعنی صرف ایک دانت کے شہید ہونے کی وضاحت موجود ہے مگر مترجم نے چاروں دانت شہید ہونے کا ترجمہ کر دیا جو کہ سراسر غلط ہے۔ مولانا محمد صاحب جوناگڑھی نے تفسیر ابن کثیر کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ پڑے۔ خود سر مبارک میں دھنس گیا خون چہرہ مقدس پر بہنے لگا۔[21]

دو دندان شہید ہوئے تھے۔

کچھ علماء نے ترجمہ کرتے وقت ایک الگ ہی اسلوب اپنایا کہ دو دندان مبارک شہید ہونے کا ترجمہ کیا یا اس کو صراحت کے ساتھ ذکر کیا۔ مثال کے طور پر میاں محمد جمیل لکھتے ہیں کہ غزوۂ احد میں مسلمانوں کے سرکردہ جنگجو یہاں تک کہ حضرت حمزہ بڑی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیے گئے اور رسول مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات اقدس کو بھی زخم آئے، دو دانت شہید ہوئے۔[22] سیرت رہبر عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں ہے کہ دور سے ایک پتھر آیا جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو دانت شہید ہوگئے۔[23] علامہ عبد المصطفی اعظمی لکھتے ہیں کہ دوسرے کافر نے آپ کے چہرہ اقدس پر ایسا پتھر مارا کہ آپ کے دو دندان مبارک شہید، اور نیچے کا ہونٹ مبارک زخمی ہوگیا۔[24] حکیم محمود احمد ظفر نے اپنی کتاب سیرت خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے آپ پر ایک پتھر پھینکا جس سے آپ پہلو کے بل گر گئے اور نیچے کے دو رباعی دانت ٹوٹ گئے اور نچلا ہونٹ بھی بری طرح زخمی ہوگیا۔[25] ایک شیعہ عالم سید سعید اختر رضوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو دندان مبارک شہید ہوگئے تھے۔

> Utbah ibn Abi Waqqas threw a stone at the Prophet, further injuring his face and dislodging his two upper teeth. [26]

عتبہ بن ابی وقاص نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر پتھر مارا جس سے آپ کا چہرہ مزید زخمی ہوگیا اور آپ کے اوپر کے دونوں دانت اکھڑ گئے۔ یعنی ان کے نزدیک دونوں دانت جڑ سے اکھڑ گئے۔ جو کہ صحیح نہیں ہے حتی کہ اپنے شیعہ مؤقف کے بھی خلاف ہے۔

دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔

کچھ علماء نے کوئی صراحت نہیں کی اور صرف مبہم بات کر کے آگے گزر گئے ہیں کہ دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ تفسیر

انوار البیان میں ہے کہ غزوہ احد میں آنحضرت ﷺ کے سامنے کے دانت شہید ہو گئے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا۔[27] نثار احمد لکھتے ہیں کہ پتھر لگنے سے آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے چہرہ مبارک اور پیشانی پر زخم آگیا۔[28] محمد عبد الہادی بدایونی لکھتے ہیں کہ ایک پتھر لگنے سے حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے۔[29] سیرت حبیب میں ہے کہ ابن قمیہ نے پتھر مار کر آپ ﷺ کی ناک اور دانت توڑ دیئے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور کو زخمی کر دیا۔[30] ابو نعمان بشیر احمد لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے اور سر میں خود کی کڑیاں دھنس گئیں۔[31]

سبل الہدی والرشاد میں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے چار پتھر آپ کی طرف پھینکے جس سے آپ کے دائیں طرف کے نچلے دانت ٹوٹ گئے نچلا لب زخمی ہو گیا الحافظ نے لکھا ہے کہ یہ دندان مبارک ٹوٹ گئے تھے ان کا ایک حصہ جدا ہو گیا تھا یہ جڑ سے نہیں نکلے تھے۔[32] ایک دوسری جگہ ہے کہ غزوہ احد میں آپ کا چہرہ انور زخمی ہو گیا۔ آپ کے دندان مبارک ٹوٹ گئے ۔[33] ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ آپ کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے۔[34] تاریخ ابن خلدون میں ہے کہ ایک پتھر کی چوٹ سے آپ کے نیچے کی طرف کے اگلے دانت ٹوٹ گئے تھے۔[35] تاریخ طبری میں ہے کہ آپ کے سامنے کے چوکے میں سے نیچے کے دانت ٹوٹ گئے آپ کا منہ مبارک شق ہو گیا۔ رخسار اور بالوں کی جڑ کے پاس سے پیشانی زخمی ہوئی۔[36]

شیعہ سکالر سید محمد صادق الشیرازی لکھتے ہیں:

> When his molar teeth were broken and he was wounded in the face, it was extremely hard for his companions to see him in that state[37].

یعنی جب رسول اللہ ﷺ کے داڑھیں شہید ہو گئیں اور چہرے پر زخم آئے تو آپ ﷺ کے صحابہ کے لیے انہیں اس حالت میں دیکھنا بہت مشکل تھا۔ یہ ایک اور تفرد ہے کہ رباعی دانت کی بجائے داڑھ کا ذکر کر دیا کیونکہ انگریزی زبان میں Molar Teeth داڑھ کو کہتے ہیں۔[38]

رباعی دانت شہید ہوئے۔

بہت سے علماء ایسے بھی تھے کہ جنہوں نے کوئی وضاحت کرنے کی بجائے رباعی دانت ہی ذکر کیا۔ ڈاکٹر مہدی رزق اللہ کی کتاب سیرت نبوی کے مترجم لکھتے ہیں اس دن رسول اللہ ﷺ کا رباعی دانت ٹوٹا۔ چہرہ مبارک زخمی ہوا اور سر کا خود ٹوٹ گیا حاشیہ میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ کا نچلا دایاں رباعی دانت ٹوٹا ہے۔[39] اصح السیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کفار میں گھر گئے آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ داہنی طرف نیچے کا موصلہ ٹوٹ گیا۔[40] ڈاکٹر عبد الغفور راشد لکھتے ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے آپ ﷺ کو پتھر مارا۔ جس سے آپ ﷺ پہلو کے بل گر گئے۔ آپ ﷺ کا رباعی دانت ٹوٹ گیا اور نچلا ہونٹ بھی زخمی ہو گیا۔[41] نیچے تصویر میں رباعی دانت کی وضاحت کی گئی ہے کہ کونسا رباعی دانت شہید ہوا تھا؟ واللہ اعلم

بالصواب۔

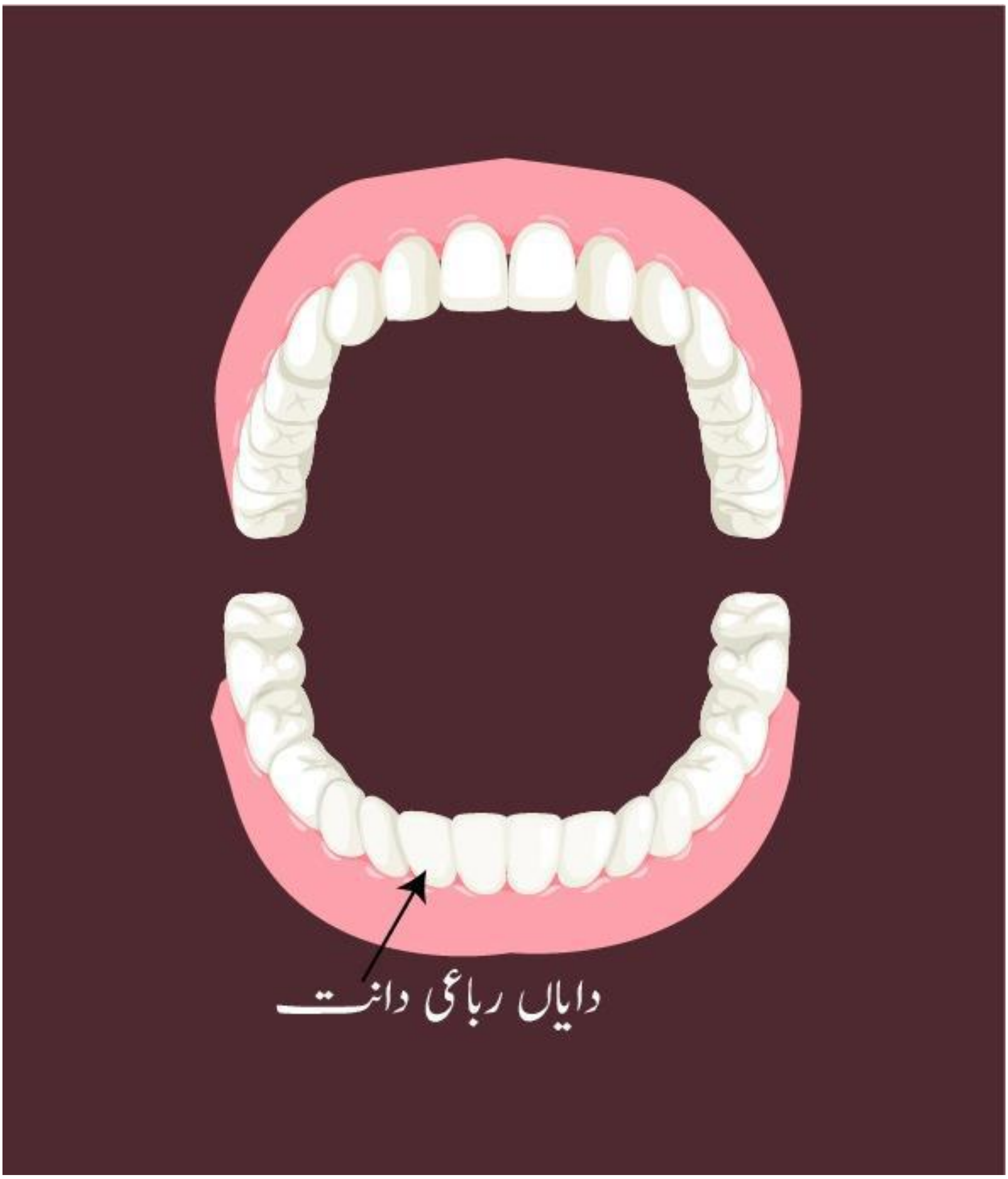

. Allah knows best.ﷺThis image shows the broken tooth of the Holy Prophet

ایک دانت شہید ہونے کی صراحت

اس ضمن میں ان اقوال کو ذکر کیا جائے گا کہ ایک دانت مبارک شہید ہوا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان علماء کرام کے اقوال کو بھی ذکر کیا جائے گا جنہوں نے اپنی کتب میں صراحت تو نہیں کی کہ ایک دانت مبارک ٹوٹا تھا لیکن انہوں نے

صیغہ واحد کے ساتھ ذکر کیا ہے اس لئے یہاں ان علماء کے اقوال سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایک دانت مبارک ٹوٹنے کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں اس لئے یہاں ان کتب و علماء کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ جنہوں نے ایک دانت شہید ہونے کی صراحت تو نہیں کی لیکن صیغہ واحد سے ذکر کیا ہے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی سیرت مصطفی میں لکھتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے موقع پا کر رسول اللہ ﷺ پر ایک پتھر پھینکا جس سے نیچے کا دندان مبارک شہید اور نیچے کا لب زخمی ہوا سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میں جس قدر اپنے بھائی عتبہ کے قتل کا حریص اور خواہش مند رہا، اتنا کسی کے قتل کا کبھی حریص اور خواہش مند نہیں ہوا۔[42] الرحیق المختوم میں ہے کہ آپ کا داہنا نچلا رباعی دانت ٹوٹ گیا اور آپ کا نچلا ہونٹ زخمی ہو گیا۔[43] مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں کہ دندان مبارک شہید ہوا۔[44] اتنے بڑے محقق سے دندان مبارک کی وضاحت نہ کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔

مولانا ابو الکلام آزاد کی کتاب رسول رحمت میں ہے کہ سعد بن ابی وقاص کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے جو مسلمان نہیں ہوا تھا حضور ﷺ کا نیچے کا داہنا دانت شہید کر دیا اور اسی کی ضرب سے لب مبارک پر بھی زخم آیا۔[45] بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ کے مترجم لکھتے ہیں کہ غزوہ احد ہی میں نبی کریم ﷺ کا دانت مبارک ایک پتھر لگنے سے ٹوٹ گیا یہ پتھر بدبخت عتبہ بن ابی وقاص نے پھینکا تھا جو صحابی رسول حضرت سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا یہ دانت مبارک نبی پاک ﷺ کے نچلے دانتوں میں دائیں جانب کا رباعی دانت تھا۔[46] صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین میں ہے کہ آپ کا آگے کا ایک دانت ٹوٹ گیا شدت ضرب سے سر مبارک پر خود ٹوٹ گیا اور چہرہ زخمی ہو گیا۔[47]

مفتی محمد شفیع نے لکھا ہے کہ قریش کا مشہور بہادر عبد اللہ ابن قمیہ صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور پر تلوار ماری جس سے خود کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں گھس گئیں اور ایک دندان مبارک شہید ہو گیا۔[48] یعنی مفتی محمد شفیع صاحب نے دندان مبارک کے شہید ہونے کا سبب ابن قمیہ کے تلوار مارنے کو قرار دیا ہے کہ تلوار کے زخم کی وجہ سے دندان مبارک شہید ہوئے جبکہ تقریباً تمام سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ یہ حرکت عتبہ کے پتھر مارنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ زاد المعاد میں ہے کہ (مشرکین نے) آپ ﷺ کا چہرہ انور زخمی کر دیا اور آپ کا ایک دندان مبارک شہید کر دیا۔[49] علامہ نور بخش توکلی لکھتے ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مار کر حضور انور علیہ الصلاۃ والسلام کا دانت مبارک (رباعیہ یمنی سفلی) شہید کر دیا اور نیچے کا ہونٹ زخمی کر دیا۔[50] ایسا ہی سیرت رسول عربی میں بھی ہے۔[51] دعوت اسلامی کی مطبوعہ سیرت رسول عربی میں بھی ایسا ہی ہے۔[52] فقہ السیرہ کے مترجم حافظ محمد عمران انور نظامی لکھتے ہیں کہ ایک پتھر آپ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہونٹ مبارک پر لگا جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دانت مبارک رباعیہ (نوکیلے دانت کے ساتھ والا) پر بھی چوٹ لگی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا چہرہ انور بھی زخمی ہوا۔[53] جب کہ اسی کتاب کے دوسرے مترجم ابو مسعود اظہر ندوی لکھتے ہیں کہ ایک ملعون نے پتھر پھینکا جس سے آپ کی ناک ٹوٹ گئی آگے کے دانت شہید ہوگئے اور چہرہ زخمی ہوگیا جس سے خون جاری ہوگیا۔[54]

اکبر شاہ نجیب آبادی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں کہ ایک شقی نے دور سے ایک پتھر پھینک مارا جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہونٹ زخمی ہوا اور نیچے کا ایک دانت شہید ہوگیا۔[55] تاریخ ابن کثیر میں ہے کہ آپ کا دانت مبارک شہید ہوگیا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا اور ہونٹ سے خون بہنے لگا۔[56] سیرت ابن کثیر میں ہے کہ آپ کا دانت مبارک شہید ہوگیا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا اور ہونٹ سے خون بہنے لگا۔[57] یعنی دونوں جگہ ایک جیسا ترجمہ ہے لفظ بلفظ وہی ہے کوئی فرق نہیں ہے یعنی سیرت النبی کے نام سے لکھی گئی کتاب کے مترجم نے خود سے ترجمہ کرنے کی بجائے تاریخ کے ترجمے کو ہی اپنایا ہے۔

مولانا محمد میاں لکھتے ہیں: ایک دندان مبارک بھی شہید ہوگیا صحابہ نے اس کو لے لیا۔ حاشیے میں ہے کہ دانت نیچے کا تھا۔[58] ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن قمیہ صفوں کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور آنخضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرہ مبارک پر تلوار ماری جس سے دندان مبارک شہید ہوگیا۔[59] یعنی ڈاکٹر مشتاق کا دانت شہید ہونے کا سبب ابن قمیہ کے تلوار مارنے کو قرار دینا تسامح ہے اور درست نہیں ہے۔ عنایت احمد کاکوروی نے لکھا ہے کہ چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا، دندان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا۔[60] محمد اسلم قاسمی لکھتے ہیں کہ ایک مشرک عتبہ نے آپ پر پتھر کھینچ مارا جس سے آپ کا ایک دانت شہید ہوگیا۔[61]

انسائیکلوپیڈیا آف سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نیچے کا دہنہ دانت شہید کر دیا۔[62] اکرم ضیاء العمری نے لکھا ہے کہ ایک دانت مبارک شہید ہوگیا۔[63] جدید سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے موقع پاکر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایک پتھر پھینکا جس سے نیچے کا دندان مبارک شہید اور نیچے کا لب زخمی ہوا۔[64] ڈاکٹر محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صارم لکھتے ہیں کہ سعد کے کافر بھائی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس زور سے پتھر مارا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک گڑھے میں گر گئے جس سے ایک دانت ٹوٹ گیا۔[65]

وقائع سیرت نبوی میں ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر پتھر برسائے۔ ایک پتھر لگنے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نیچے کا دندان مبارک شہید ہوگیا اور ہونٹ مبارک زخمی ہوگئے۔[66] پروفیسر عبد القیوم نے لکھا ہے کہ آنخضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دانت مبارک شہید ہوگیا۔[67] نصرت علی اثیر لکھتے ہیں کہ آپ کی طرف ایک پتھر پھینکا گیا جس سے آپ پہلو کے بل گر پڑے

آپ کا نچلا داہنا رباعی دانت ٹوٹ گیا۔ نچلا ہونٹ زخمی ہو گیا۔[68]

حیاۃ الصحابہ میں ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن حضور ﷺ کا (داہنا نچلا) رباعی دانت شہید ہو گیا تھا اور آپ کا سر مبارک زخمی ہو گیا تھا۔ آپ اپنے چہرۂ مبارک سے خون پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو گی جنھوں نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اس کا اگلا دانت شہید کر دیا، حالاں کہ وہ ان کو اللہ کی طرف دعوت دے رہے تھے۔[69]سید ابوالحسن علی ندوی نے لکھا ہے کہ داہنی طرف کا نیچے کا دانت شہید ہو گیا۔[70]مولانا عبدالحق حقانی نے لکھا ہے کہ (احد کے روز عتبہ بن ابی وقاص کے) ایک پتھر آنحضرت ﷺ کے دندان مبارک پر لگا اور دانت ٹوٹ گیا اور سر مبارک میں زخم آیا۔[71]

سیرت ابن اسحاق کے مترجم لکھتے ہیں کہ کافروں نے آپ پر سنگ باری کی۔ ایک پتھر رخسار مبارک پر لگا دوسرا لب مبارک پر لگا جس سے ہونٹ زخمی ہوئے اور اگلا دانت بھی زخمی ہو گیا۔[72]ڈاکٹر فریابی لکھتے ہیں کہ سیدنا عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا مبارک چہرہ احد کے دن زخمی ہوا اور آپ ﷺ کا دانت مبارک ٹوٹ گیا۔[73]مفتی شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بھی اس لڑائی میں چشم زخم پہنچا۔ سامنے کے چار دانتوں میں سے نیچے کا دایاں دانت شہید ہوا، خود کی کڑیاں ٹوٹ کر رخسار مبارک میں گھس گئیں، پیشانی زخمی ہوئی اور بدن مبارک لہو لہان تھا اسی حالت میں آپ ﷺ کا پاؤں لڑکھڑایا اور زمین پر گر کر بیہوش ہو گئے۔[74]

مفتی محمد شفیع معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ اس غزوہ احد میں حضور اقدس ﷺ کا دندان مبارک جو کہ سامنے کے دو اوپر کے دو نیچے کے دانتوں کی کروٹوں میں چار دانت ہوتے ہیں دو اوپر داہنے بائیں، دو نیچے داہنے بائیں، ان چاروں میں نیچے داہنی طرف کا دانت شہید ہو گیا، اور چہرہ مبارک مجروح ہو گیا، تو آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات آ گئے، کہ ایسی قوم کو کیسے فلاح ہو گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کیا، حالانکہ وہ نبی ان کو خدا کی طرف بلا رہا ہے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔[75]تفسیر مظہری میں ہے کہ عتبہ بن وقاص نے حضور پر چار پتھر مارے جن سے آپ کا اگلا دایاں نچلا دانت ٹوٹ گیا اور زیریں لب زخمی ہو گیا حافظ نے کہا اس سے مراد وہ دانت ہے جو کاٹنے والے اور چبھنے والے دانتوں کے درمیان تھا۔[76] دوسری جگہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اگلا دانت شہید ہو گیا اور سر مبارک پر خود ٹوٹ (کر گر) گیا اور چہرہ مبارک پر خون بہنے لگا اور اللہ نے آیت: اولما اصابتکم مصیبۃ۔۔ نازل فرمائی۔[77]

مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ اس کشمکش میں آنحضرت ﷺ کا مبارک دانت شہید ہو گیا اور چہرہ مبارک لہو لہان ہو گیا، بعد میں جب صحابہ کو پتہ چلا کہ آپ کی شہادت کی خبر غلط تھی۔[78]دور حاضر کے اس عظیم فقیہ کو بھی اس ضمن میں وضاحت اور

صراحت کرنی چاہیے تھی کہ کونسا دانت مبارک شہید ہوا تھا۔ تفسیر ابن عباس میں ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول اکرم ﷺ کے سامنے کے چار دندان مبارک میں سے ایک دانت شہید ہو گیا اور آپ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہو گیا، چہرہ مبارک سے خون بہنے لگا۔[79] تفسیر نسفی میں ہے کہ اگرچہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک احد کے دن زخمی ہوا اور آپ کا نچلا سامنے والا دایاں دانت شہید ہوا۔[80] تفسیر جواہر القرآن میں ہے کہ اس آیت کا تعلق جنگ احد سے ہے صحیح مسلم میں ہے کہ جنگ احد میں حضور ﷺ کا سامنے ایک دانت شہید کر دیا گیا۔[81]

مولانا محمد سرفراز خان صفدر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو عتبہ ابن ابی وقاص نے پتھر مارا آپ ﷺ کے سامنے والے دو دانتوں کے ساتھ والا دانت شہید ہو گیا۔[82] دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ احد کے مقام پر عتبہ بن ابی وقاص نے آپ ﷺ کو پتھر مارا آپ ﷺ کے نیچے والے دو دانتوں میں سے دائیں طرف والا دانت شہید ہو گیا۔[83] ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ احد کے معرکے میں عتبہ بن ابی وقاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا اس وقت یہ کافر تھا8 ہجری میں مسلمان ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے والے جو نیچے دانت ہیں ان میں سے بائیں طرف والا دانت شہید ہوا۔[84] تفسیر بغوی میں ہے کہ حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے رباعیہ دانت شہید ہوئے۔[85]

تفسیر دعوۃ القرآن میں ہے کہ سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور آپ کی پیشانی پر زخم آیا، جس کی وجہ سے خون بہتا ہوا چہرہ پر آ گیا تو تب آپ نے فرمایا: "وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا، جبکہ وہ انھیں اپنے رب عزوجل کی طرف دعوت دے رہے تھے۔ "تو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر اس آیت کریمہ کو نازل فرمایا: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ)[86] حافظ عبد السلام بھٹوی لکھتے ہیں کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا، سر اور پیشانی مبارک بھی زخمی ہو گئے۔ آخر کار صحابہ آپ ﷺ کے گرد دوبارہ جمع ہوئے۔[87]

مکمل دانت کی بجائے دانت کا کچھ حصہ شہید ہوا تھا۔

ابن حجر عسقلانی رباعیہ دانت کے ٹوٹنے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رباعیہ وہ دانت ہے کہ جو ثنیہ اور ناب کے درمیان ہوتا ہے اور ٹوٹنے سے مراد یہ ہے کہ اس کا ایک جز جدا ہو گیا تھا لیکن جڑ سے الگ نہ ہوا تھا۔[88] تحفۃ الاحوذی میں بھی دانت ٹوٹنے کی وضاحت کے ضمن میں حافظ ابن حجر کے مؤقف کو ہی بیان کیا گیا ہے۔[89] مرقاۃ المفاتیح میں ہے کہ دانتوں کے ٹوٹنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ دانت جڑ سے اکھڑ گیا تھا بلکہ اس کا دائیں جانب کا ایک حصہ ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا تھا۔[90] مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ سامنے کے چار دانت دو اوپر کے اور دو نیچے کے رباعیہ کہلاتے ہیں بروزن

ثمانیہ، اردو میں انہیں چو کڑی کہتے ہیں۔ حضور انور کی داہنی کی نیچے کی چو کڑی کا ایک دانت شریف کا ایک کنگرہ ٹوٹا تھا یہ دانت شہید نہ ہوا تھا اور ہونٹ شریف بھی زخمی ہو گیا تھا۔ یہ زخم عتبہ بن ابی وقاص کے پتھر سے لگا تھا، اس کے بعد عتبہ کا جو بیٹا پیدا ہوتا بالغ ہوتے ہی اس کا یہ ہی دانت گر جاتا تھا۔ عتبہ کے اسلام میں اختلاف ہے، یہ عتبہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی ہے۔[91] دعوت اسلامی کی مطبوعہ آخری نبی ﷺ کی پیاری سیرت نامی کتاب میں ہے کہ جنگ کے دوران ایک کافر نے آپ کے چہرہ انور پر تلوار ماری جس سے خود کے کچھ ٹکڑے آپ ﷺ کے مبارک چہرہ میں چبھ گئے۔ پتھر لگنے کی وجہ سے آپ کے مبارک دانتوں کے کچھ کنارے بھی شہید ہوئے۔[92]

قاضی عبد الدئم اپنی تصنیف سید الوری میں لکھتے ہیں کہ عتبہ نے پتھر برسائے۔ ایک پتھر سے آپ ﷺ کا زیریں ہونٹ پھٹ گیا اور نچلے دانتوں میں سے ایک دانت کا کچھ حصہ ٹوٹ کر جدا ہو گیا۔[93] المواہب الدنیہ میں ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے کے دانت عتبہ بن ابی وقاص برادر سعد نے زخمی کیے تھے۔ اس نے چار پتھر مارے تھے، ان میں سے ایک پتھر آپ کے دندان مبارک پر لگا تھا۔ آپ کی دائیں طرف کی نیچے کی رباعی ٹوٹ گئی اور نیچے کا ہونٹ بھی زخمی ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ عتبہ کے پتھر مارنے سے آپ کے مسوڑھے زخمی ہو گئے تھے دندان مبارک جڑ سے نہیں اکھڑے تھے۔[94] ایک اور مقام پر ہے کہ عبد اللہ بن قمیہ نے رسول اللہ ﷺ کے پتھر مار کر آپ کا چہرہ مبارک زخمی کر دیا اور آپ کے سامنے کے دانت توڑ دیے۔[95] ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ یوم احد میں آنحضرت ﷺ کی رباعی ٹوٹ گئی۔[96] یعنی انہوں نے مختلف روایات کے تحت مختلف ترجمے کیے ہیں۔ لیکن ان کا رجحان دانت کا حصہ ٹوٹنے کی طرف ہے کیونکہ صراحت ہے کہ دانت کا کچھ حصہ ٹوٹا تھا۔

نواب قطب الدین خان دہلوی لکھتے ہیں کہ عربی میں دو اوپر کے اور نیچے کے ان چار دانتوں کو کہتے ہیں جو ثنایا اور انیاب کے درمیان ہوتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ کے نیچے کے ان دو دانتوں میں سے داہنی طرف کا ایک دانت ٹوٹا تھا اس کے ساتھ نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہو گیا تھا، واضح رہے کہ دانت ٹوٹنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ دانت جڑ سے اکھڑ گیا تھا بلکہ اس کا ایک حصہ ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا تھا نیز جس شخص نے آپ ﷺ پر حملہ کر کے یہ دانت توڑا تھا اس کا نام عقبہ بن ابی وقاص اور مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا۔ اس بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ بعد میں عقبہ ابن ابی وقاص مسلمان ہو گیا تھا اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا تھا یا نہیں، نیز منقول ہے کہ اس شخص کی نسل میں پیدا ہونے والا ہر شخص جب بالغ ہو جاتا تھا تو اس کا آگے کا دانت خود بخود گر پڑتا تھا۔[97] جب کہ اکثر سیرت نگاروں کے مطابق پتھر مارنے والے کا نام عتبہ تھا۔[98] اور مظاہر حق کے مصنف کا عقبہ ذکر کرنا تسامح ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے کے دانت کا ٹکڑا گر گیا تھا اور پورا دانت نہیں نکلا تھا۔[99] تفسیر معارف الفرقان میں ہے کہ اسی حالت میں آنحضرت ﷺ کا دندان مبارک یعنی اس کا ایک ریزہ شہید ہو گیا۔[100] تفسیر قرطبی میں ہے کہ غزوہ احد کے دن جب کفار نے حضور نبی مکرم و معظم ﷺ کے سامنے والے دانت شہید کر دیئے اور آپ کا چہرہ مقدس زخمی کر دیا تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا: "اللہم اغفر لقومی فانھم لایعلمون"۔[101] علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ ایک دانت (سامنے کے چار دانتوں میں سے دائیں جانب کے نچلے دانت کا ایک جز) آپ کے سامنے کا دانت شہید ہو گیا۔[102] ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ آپ نے اپنے سامنے کے چار دانتوں میں سے دائیں جانب کے نچلے دانت کی طرف اشارہ کیا۔[103] اسی صفحے پر ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے تیر مارا تھا جس سے نبی کریم ﷺ کا نچلا دانت شہید ہو گیا اور نچلا ہونٹ زخمی ہو گیا 'یہ دانت جڑ سے نہیں ٹوٹا تھا بلکہ اس کا ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا تھا 'اور عبد اللہ بن شہاب نے آپ کے خود پر تلوار سے وار کیا تھا جس سے خود ٹوٹ گیا اور آپ کا چہرہ زخمی ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کا دانت مبارک شہید ہونا اور چہرہ اقدس زخمی ہونا اس لیے تھا تاکہ اللہ کی راہ میں خون بہانے اور زخم کھانے کے عمل میں آپ کا اسوہ اور نمونہ ہو 'اور اس عمل میں آپ کی اقتداء کا اجر و ثواب ملے 'اور آپ کے حیرت انگیز معجزات دیکھ کر کوئی شخص آپ پر الوہیت کا دھوکا نہ کھائے اور آپ کے زخمی ہونے سے آپ کے متعلق الوہیت کے عقیدہ کی نفی ہو اور آپ نے جو زخم دھلوایا اور اس کا علاج کرایا اور اس سے علاج کرانے کا سنت ہونا ثابت ہوا۔[104] سعیدی صاحب کا تیر سے زخمی ہونے کا لکھنا بھی ایک تفرد ہے کیونکہ سب نے پتھر سے زخمی ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ایک اور مقام پر سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کا چہرہ زخمی ہو گیا نیچے کی طرف سے سامنے کے چار دانتوں میں سے دائیں جانب کا ایک دانت شہید ہو گیا اور اس کا ایک کنارہ جھڑ گیا تھا) اور نبی ﷺ کا سر بھی زخمی ہو گیا تھا۔[105]

عدم ذکر

برصغیر پاک و ہند کے مشہور سیرت نگار بلکہ مجدد فی السیرۃ سمجھے جانے والے علامہ شبلی نعمانی نے کچھ ذکر ہی نہیں کیا۔ ابن قمیہ کا واقعہ تو لکھا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک کے شہید ہونے کا واقعہ ذکر نہیں کیا۔[106] مولانا وحید الدین خان نے ذکر ہی نہیں کیا بلکہ ذکر کیے بغیر ہی آگے بڑھ گئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ انہوں نے آپ کی طرف کئی پتھر پھینکے جس کی وجہ سے آپ کا چہرہ شدید طور پر زخمی ہو گیا اور خون بہنے لگا۔[107] اسی سے ملتا جلتا معاملہ عبد اللہ فارانی نے اپنی کتاب سیرت النبی ﷺ قدم بہ قدم میں کیا ہے کہ پورے واقعہ کو تو ذکر کیا ہے لیکن دندان مبارک کے شہید ہو جانے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن قمیہ نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے ان میں سے ایک پتھر آپ ﷺ کے پہلو میں لگا، عتبہ بن ابی

وقاص نے بھی آپ ﷺ کو پتھر مارا۔ اس کا پھینکا ہوا پتھر آپ ﷺ کے چہرہ انور پر لگا، حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور لہولہان ہو گیا اور نچلا ہونٹ پھٹ گیا۔[108] ابو البقا قدر آفاقی نے ابن قمیہ کے تلوار مارنے اور خود کی کڑیاں چہرہ اقدس میں دھنسنے کا ذکر کیا لیکن دندان مبارک کے بارے میں کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔[109] سیرت رسول ہاشمی ﷺ میں بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔[110] شیعہ اسکالر طالب الپ نے بھی غزوہ احد کے ضمن میں دندان مبارک کے شہید کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا ہے۔[111] سیرت النبی ﷺ کی غیر منقوط کتاب ہادی عالم میں رسول اللہ ﷺ کے گھائل ہونے کا تو ذکر ہے لیکن دندان مبارک کے شہید کا کہیں بھی ذکر موجود نہیں ہے۔[112] مولانا جامی کی کتاب شواہد النبوۃ میں بھی کہیں ذکر نہیں ہے۔[113]

دندان مبارک کے عدم شہادت کا قول

ابن بابویہ بسند موثق زرارہ سے روایت کرتے ہیں کہ۔۔۔ میں نے (حضرت صادق) سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت کے دندان رباعیہ ٹوٹ گئے تھے حضرت نے فرمایا کہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں حضرت صحیح وسالم دنیا سے رخصت ہوئے لیکن چہرہ اقدس زخمی ہوا تھا۔[114] ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کا اعتقاد یہ ہے کہ ایک زخم آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک پر لگا تھا اور آپ کا لب اقدس زخمی ہو گیا تھا اور آگے کے دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا تھا اور بعض روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت کے دانت نہیں ٹوٹے تھے اور یہ شیعوں کی روایت سے زیادہ قریب ہے اور شیخ طوسی نے ابن عباس سے روایت کی ہے عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کے چار دانت سامنے کے توڑ دیے تھے اور حضرت کے چہرہ اقدس کو زخمی کر دیا تھا کہ خون جاری ہو گیا تھا اسی صفحے پر ہے کہ دندان رباعیہ ٹوٹ گئے۔[115] یعنی تین روایات بیان کیں۔ ایک کے مطابق چار دانت مبارک شہید ہوئے، دوسری کے مطابق ایک دانت مبارک شہید ہوا اور تیسری کے مطابق کوئی بھی دانت مبارک شہید نہیں ہوا اور اسی روایت کو شیعہ کی روایت کے زیادہ قریب قرار دیا۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو اہل سنت کا بھی قریب قریب یہی مؤقف ہے کہ دانت مبارک مکمل تھے البتہ معمولی سا حصہ شہید ضرور ہوا تھا۔ نیز ویسے بھی چار دانت ٹوٹنا یا ایک مکمل دانت ٹوٹنا عیب ہے اور اللہ کے نبی ﷺ ہر عیب و نقص اور کمی سے پاک ہیں۔ نیز یہ ایک ایسا امر تھا کہ صحابہ کرام اس بات کی صراحت ضرور کرتے لیکن کسی بھی صحابی سے ایسا منقول نہیں ہے بالخصوص جنہوں نے حلیہ مبارک کو بیان کیا ہے۔[116] ہند بن ابی ہالہ نے بیان کیا ہے کہ سامنے کے دانتوں میں قدرے کشادگی تھی۔[117] حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب گفتگو فرماتے تھے تو دانتوں سے ایک نور سا نکلتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔[118]

رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک والا میوزیم

ترکی کے شہر استنبول میں ایک ایسا میوزیم موجود ہے کہ اسے دنیا کا سب سے زیادہ تبرکات والا میوزیم کہا جاتا ہے۔ اس کا نام توپ کاپی سرائے (Top Kapi Sarayi) ہے۔ یہ دنیا کا وہ میوزیم ہے جس میں سب سے زیادہ مستند تبرکات ہیں۔ اس میوزیم میں غزوہ احد میں آپ ﷺ کا جو دانت مبارک شہید ہوا تھا اس کا ٹکڑا ابھی موجود ہے۔[119]

عتبہ کا انجام

جب عتبہ نے یہ حرکت کی تو آنحضرت ﷺ نے اس کے لیے ان الفاظ میں دعائے ضرر فرمائی: اے اللہ ایک سال گزرنے سے پہلے ہی اس کو کافر کی حیثیت سے موت دے۔ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی یہ دعا قبول فرمائی اور اس کو اسی دن حاطب ابن ابی بلتعہ نے قتل کر دیا۔ حضرت حاطب کہتے ہیں کہ جب میں نے عتبہ ابن ابی وقاص کی یہ شرمناک جسارت دیکھی تو میں نے فوراً آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ عتبہ کدھر گیا ہے؟ آپ ﷺ نے اس سمت اشارہ کیا جس طرح وہ گیا تھا۔ میں فوراً ہی اس کے تعاقب میں روانہ ہوا، یہاں تک کہ ایک جگہ میں اس کو پانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے فوراً ہی اس پر تلوار کا وار کیا جس سے اس کی گردن کٹ کر دور جا گری۔ میں نے بڑھ کر اس کی تلوار اور گھوڑے پر قبضہ کیا اور اسے لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے یہ خبر سن کر دو مرتبہ یہ فرمایا:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْكَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْكَ [120]

یعنی اللہ تم سے راضی ہو گیا اللہ تم سے راضی ہو گیا۔

اس دندان مبارک کے شہید کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کا حسن مبارک پہلے سے بھی بڑھ گیا تھا۔ جیسا کہ ابن حزم نے لکھا ہے کہ (ابن قمیہ کے وار سے) خود کی کڑیوں میں سے دو کڑیاں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں دھنس گئی تھی۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ان کو اپنے دانتوں سے نکالا جس سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے اور یہ ٹوٹے ہوئے دانت ان کے لیے زینت بن گئے۔[121]

بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ پھر آنحضرت ﷺ کی بد دعا کو زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ عتبہ مر گیا مگر دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ ایک روایت اس کے خلاف ہے جس میں ہے کہ فتح مکہ کے بعد وہ مسلمان ہو گیا تھا اور پھر مر گیا اور یہ کہ اس واقعہ کے بعد عتبہ کے جو بھی بیٹا یا پوتا ہوا، اس کے سامنے کے چار دانت گر جاتے تھے نیز عتبہ کے منہ سے اتنی شدید بدبو آنے لگی تھی کہ اگر یہ کہیں سے گزر بھی جاتا تو لوگ سمجھ لیتے کہ یہاں سے گندا دہن عتبہ گزرا ہے۔[122]

خطیب نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ حافظ محمد یوسف فریابی نے کہا ہے مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جن لوگوں نے حضور

ﷺ کے دندان مبارک شہید کیے تھے ان کے ہاں جو بچہ بھی ہوتا تھا، اس کے سامنے کے چار دانت نہیں اگتے تھے۔ امام سہیلی لکھتے ہیں عتبہ کی نسل سے جو بچہ بھی پیدا ہوتا، وہ بالغ ہو جاتا تھا لیکن اس کے اگلے دانت ناپید ہوتے تھے اور اس کے منہ سے گندی بدبو آتی تھی یہ امر اس کی نسل میں معروف تھا۔[123] سید احمد بن زینی دحلان مکی نے لکھا ہے کہ کہ عتبہ کی نسل سے جو بچہ بھی پیدا ہوتا جب وہ بلوغت کی حد تک پہنچتا تو اس کے منہ سے بو آنے لگتی ہے اور اس کے دو اوپر کے اور دو نیچے کے سامنے والے دانت ٹوٹ جاتے یہ بات اس کی نسل میں معروف تھی۔[124] علامہ سہیلی لکھتے ہیں کہ عتبہ کی اولاد میں سے ہر بچہ کے سامنے کے چار دانت ناپید ہوتے ہیں اور اس کے منہ سے سخت بدبو آتی ہے۔[125]

ابن مندہ نے جو یہ لکھا ہے کہ عتبہ نے اسلام قبول کر لیا تھا انہوں نے اس بات سے استدلال کیا ہے کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے نے کہا کہ وہ عتبہ کا بیٹا ہے مگر اس میں عتبہ کے اسلام لانے کی کوئی دلیل نہیں۔ ممکن ہے کہ یہ عہد اس کے کفر میں ہو اور زمعہ کی لونڈی اس سے حاملہ ہوئی ہو ابن مندہ کے اس قول کا ابو نعیم نے شدت سے رد کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابن مسیب کے اس فرمان سے رد کیا ہے کہ جب عتبہ نے حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید کر دیے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور کو زخمی کیا تو آپ ﷺ نے دعا مانگی! مولا ایک سال بھی نہ گزرنے پائے کہ یہ حالت کفر میں مر جائے۔ ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ یہ حالت کفر میں مر گیا۔ ابن حجر نے لکھا ہے کہ ابن مندہ کا عتبہ کو صحابہ میں شمار کرنا ان کی غلطی ہے آثار میں ایسی کوئی روایت نہیں جو اس کے اسلام پر دلالت کرتی ہو بلکہ اس بات کی صراحت مذکور ہے کہ وہ کفر پر مرا تھا اسے صحابہ میں شمار کرنا درست نہیں۔[126]

خلاصہ بحث

نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک کے شہید ہونے کے بارے میں درج ذیل مؤقف سامنے آتے ہیں:

1. رباعی دانت شہید ہوئے۔
2. چار دندان مبارک کے شہید ہونے کا ذکر کیا۔
3. دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔
4. دو دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔
5. ایک دانت ٹوٹا تھا۔
6. دانت نہیں دانت کا کچھ حصہ ٹوٹا تھا۔
7. کچھ نے ذکر ہی نہیں کیا۔

8. کچھ نے دندان مبارک کے شہید ہونے کا ہی سرے سے انکار کر دیا۔

لیکن ان میں سے درست ترین موٴقف یہ ہے کہ آپ ﷺ کا دائیں طرف نچلے کا رباعی دانت کا کچھ حصہ ٹوٹا تھا۔ جس کی وجہ سے دونوں دانتوں کے درمیان ایک خلا پیدا ہو گیا تھا۔ جو آپ کے چہرہ انور پر بہت بھلا اور خوبصورت لگتا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ کا حسن مبارک مزید بڑھ گیا تھا اور جب آپ مسکراتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ نور کی شعاعیں نکل رہی ہوں۔ بقیہ جن لوگوں نے چار دانت ٹوٹنے کا، یا ایک مکمل دانت ٹوٹنے کا ترجمہ کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

[1]۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ) بَابُ لُبْسِ البَيْضَةِ، ج4 ص40، حدیث 2911

[2]۔ القشیری، مسلم بن حجاج، م 261ھ، الجامع الصحیح (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س۔ن) بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ، ج3 ص1416، حدیث 101(1790)

[3]۔ البخاری، الجامع الصحیح ، بَابُ لُبْسِ البَيْضَةِ، ج4 ص40، حدیث 2911

[4]۔ ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی افریقی، لسان العرب (بیروت: دار صادر، 1414ھ)، ج8 ص108

[5]۔ الفارابي، أبو نصر إسماعيل بن حماد الجوهري، م 393ھ، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية (بیروت: دار العلم للملايين، 1407ھ / 1987ء) ج3 ص1214

[6]۔ نعیمی، احمد یار خان، مراۃ المناجیح (لاہور: قادری پبلشرز اردو بازار، 2005ء) ج5 ص256

[7]۔ دہلوی، نواب قطب الدین خان، مظاہر حق (کراچی: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 2002ء) ج5 ص380

[8]۔ سہیلی، عبد الرحمن بن عبد اللہ، ابو القاسم، الروض الانف (لاہور: ضیاء القران پبلکیشنز داتا دربار روڈ، 2005ء) ج3 ص454

[9]۔ سہیلی، الروض الانف، ج3 ص455

[10]۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک، سیرت ابن ہشام، مترجم مولانا قطب الدین احمد صاحب محمودی (لاہور: اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار، س۔ن) ج3 ص19۔

[11]۔ منصور پوری، قاضی محمد سلیمان سلمان، رحمۃ للعلمین (لاہور: مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار، 2013ء) ج 1 ص 118۔

[12]۔ الجزائری، ابو بکر جابر، سیرت حبیب دوعالم، مترجم مختار احمد رومی (لاہور: ضیاء القران پبلیکیشنز داتا دربار روڈ، 2015ء) ص 226۔

[13]۔ قسطلانی، احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب، المواہب الدنیہ (پاکستان: نفس اسلام ویب ٹیم، س۔ن) ج 1 ص 273-274۔

[14]۔ الازہری، پیر کرم شاہ، ضیا النبی (لاہور: ضیا القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، 1420ھ) ج 3 ص 507۔

[15]۔ حلبی، علی ابن برہان الدین، سیرت حلبیہ (کراچی: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 2009ء) ج 4 ص 173۔

[16]۔ ام عبد منیب، سیرت النبی ﷺ کا انسائیکلوپیڈیا (لاہور: دار الکتب السلفیہ شیش محل روڈ، 2009ء) ص 403۔

[17]۔ چیمہ، غلام رسول، سیرت سید البشر (لاہور: چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشرز الکریم مارکیٹ اردو بازار، 2011ء) ج 1 ص 173۔

[18]۔ سباعی، ڈاکٹر مصطفی، سیرت نبوی ﷺ عبرت و نصیحت کا لازوال خزانہ، مترجم مزمل حسین فلاحی علیگ (انڈیا: توحید پبلی کیشنز بنگلور، 1435ھ / 2014ء) ص 93۔

[19]۔ مکی، سید احمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویہ، مترجم علامہ ذوالفقار علی (لاہور: ضیا القرآن پبلی کیشنز داتا دربار روڈ، 2014ء) ج 1 ص 565

[20]۔ ابن حزم، جوامع السیرہ مترجم محمد سردار احمد (کراچی: مجلس نشریات اسلام ناظم آباد، 1990ء) ص 170۔

[21]۔ جوناگڑھی، مولانا محمد صاحب، تفسیر ابن کثیر (لاہور: شمع بک ایجنسی یوسف مارکیٹ اردو بازار، س۔ن) ج 2 ص 266

[22]۔ محمد جمیل، میاں، فہم القرآن (لاہور: ابو ہریرہ اکیڈمی 37 کمرشل کریم بلاک اقبال ٹاؤن، 2014ء) ج 1 ص 564

[23]۔ قریشی، محمد ارشاد علی، سیرت رہبر عالم ﷺ، (لاہور: علم و عرفان پبلشرز الحمد مارکیٹ 40۔ اردو بازار، 2016ء) ص 194۔

[24]۔ اعظمی، عبد المصطفی، علامہ، سیرت مصطفی (کراچی: مکتبۃ المدینہ پرانی سبزی منڈی، 1429ھ / 2008ء) ص 271۔

[25]۔ ظفر، محمود احمد، حکیم، سیرت خاتم النبیین (تخلیقات 6۔ بیگم روڈ، 2010ء) ص 634۔

[26]. Rizvi, Sayyid Sa'eed Akhtar, The Life of Muhammad the Prophet (North America: Darul Tabligh, 1999) p.55

[27]۔ عاشق الٰہی، مہاجر مدنی، انوار البیان (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ، 1431ھ) ج 2 ص 121۔

[28]۔ نثار احمد، ایم اے، نقش سیرت (کراچی: ادارہ نقش تحریر ناظم آباد، 1968ء) ص 433۔

[29]۔ بدایونی، محمد عبد الہادی، القادری، مختصر سیرت خیر البشر (پاکستان: نفس اسلام ویب ٹیم، س۔ن) ص 45

[30]۔ الجزائری، شیخ ابو بکر جابر، سیرت حبیب، مترجم آصف جاوید (لاہور: النور پبلی کیشنز، 2011ء) ص 282۔

[31]۔ بشیر احمد، ابو نعمان، سیرت مصطفی ﷺ (فیصل آباد: طیبہ قرآن محل، س۔ن) ص 30۔

[32]۔ صالحی، محمد بن یوسف الشامی، سبل الہدی والرشاد، مترجم پروفیسر ذوالفقار علی ساقی (لاہور: زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ، 2013ء) ج 3 ص 657

[33]۔ صالحی، سبل الہدی والرشاد، ج 3 ص 672۔

[34]۔ صالحی، سبل الہدی والرشاد، ج 3 ص 658۔

[35]۔ ابن خلدون، ابوزید عبدالرحمن بن محمد، م808ھ، تاریخ ابن خلدون، مترجم حکیم احمد حسین الہ آبادی (کراچی: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 2009ء) ج3 ص75۔

[36]۔ طبری، ابوجعفر محمد بن جریر، م310ھ، تاریخ الرسل والامم والملوک، مترجم سید محمد ابراہیم ایم اے ندوی (کراچی: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 2009ء) ج2 ص217۔

[37] . Al Shirazi, Sayyid Muhammad Sadiq, The Prophet Muhammad, A Mercy to The World, (Al-Islam.org) p.76

[38] .For further details See please: https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/molar, https://www.merriam-webster.com/dictionary/molar, https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/molar https://www.collinsdictionary.com/dictionary/english/molar accessed on 06-06-23

[39]۔ مہدی، رزق اللہ احمد، ڈاکٹر، سیرت نبوی مترجم حافظ محمد امین (انڈیا: دارالعلم پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز 242 جے بی بی مرگ بلاسس روڈ ممبئی، 2012ء) ج1 ص657

[40]۔ داناپوری، ابوالبرکات عبدالرؤف، اصح السیر (کراچی: مجلس نشریات اسلام ناظم آباد مینشن ناظم آباد، 2011ء) ص105۔

[41]۔ راشد، ڈاکٹر عبدالغفور، سیرت رسول قرآن کے آئینے میں (لاہور: نشریات 40 اردو بازار، 2006ء) ص194۔

[42]۔ کاندھلوی، محمد ادریس، سیرت مصطفیٰ (کتب خانہ مظہری گلشن اقبال، س۔ن) ج2 ص201

[43]۔ مبارک پوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم (لاہور: المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ، 1995ء) ص364۔

[44]۔ رحمانی، خالد سیف اللہ، آسان تفسیر قرآن مجید (انڈیا: المعھد العالی الاسلامی حیدرآباد، 1436ھ / 2015ء) ج1 ص265

[45]۔ آزاد، ابوالکلام، مولانا، رسول رحمت (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پرائیویٹ لمیٹڈ پبلشرز، س۔ن) ص308۔

[46]۔ ٹھٹوی، محمد ہاشم، بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، اردو ترجمہ سیرت سید الانبیاء مترجم مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی (لاہور: مظہر علم کالا خطائی روڈ شاہدرہ، 1424ھ / 2003ء) ص313۔

[47]۔ مسعود احمد، صحیح تاریخ الاسلام والمسلمین، (کراچی: جماعت المسلمین، س۔ن) ص264

[48]۔ محمد شفیع، مفتی، سیرت خاتم الانبیاء (کراچی: بیگم عائشہ باوانی وقف پوسٹ بکس نمبر 4178، 1402ھ) ص97۔

[49]۔ ابن قیم، ابی عبداللہ محمد، زاد المعاد، مترجم رئیس احمد جعفری (کراچی: نفیس اکیڈیمی اردو بازار، 1990ء) ج2 ص785

[50]۔ توکلی، محمد نور بخش، علامہ، غزوات النبی (لاہور: پاکستان سنی رائٹرز گلڈ 55 ریلوے روڈ، 1401ھ / 1981ء) ص110۔

[51]۔ توکلی، محمد نور بخش، علامہ، سیرت رسول عربی (لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ، س۔ن) ص116۔

[52]۔ توکلی، محمد نور بخش، علامہ، سیرت رسول عربی (کراچی: مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ، 1436ھ / 2014ء) ص171۔

[53] ۔ البوطی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان، فقہ السیرۃ، مترجم حافظ محمد عمران انور نظامی (لاہور: فرید بک سٹال 38۔ اردو بازار، 1430ھ / 2009ء) ص310۔

[54]۔ البوطی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان، فقہ السیرۃ، مترجم ابو مسعود اظہر ندوی (لاہور: نشریات 40۔ اردو بازار، 2010ء) ص 229۔

[55]۔ نجیب آبادی، اکبر شاہ، تاریخ اسلام (لاہور: مکتبہ خلیل یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار، 2004ء) ص 121۔

[56]۔ ابن کثیر، ابو الفداء عماد الدین، البدایہ والنہایہ مترجم محمد اصغر مغل (کراچی: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 2008ء) ج 4 ص 404۔

[57]۔ ابن کثیر، ابو الفداء عماد الدین، سیرت النبی، مترجم ہدایت اللہ ندوی (لاہور: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار، س۔ن) ج 2 ص 41۔

[58]۔ محمد میاں، مولانا، تاریخ اسلام (کراچی: مکتبۃ البشریٰ چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ رجسٹرڈ گلستان جوہر، 1432ھ / 2011ء) ج 2 ص 123۔

[59]۔ کلوٹا، محمد مشتاق، ڈاکٹر، پیارے نبی کی پیاری سیرت (کراچی: مکتبہ ارسلان قران محل مارکیٹ دکان نمبر چھ اردو بازار، 2014ء) ص 271

[60]۔ کاکوروی، مفتی محمد عنایت احمد، تواریخ حبیب الہ (سیالکوٹ: مکتبہ مہریہ رضویہ جامع مسجد نور کالج روڈ ڈسکہ، س۔ن) ص 89۔

[61]۔ قاسمی، محمد اسلم، سیرت پاک (لاہور: ادارہ اسلامیات بک سیلرز، 1402ھ) ص 354۔

[62]۔ عرفان احمد، سید، انسائیکلوپیڈیا سیرت النبی (کراچی: زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار، 2005ء) ص 64۔

[63]۔ العمری، اکرم ضیاء، ڈاکٹر، سیرت رحمت عالم اردو ترجمہ السیرۃ النبویہ الصحیحہ مترجم خدا بخش کلیار (لاہور: نشریات الحمد مارکیٹ اردو بازار، 2017ء) ص 359۔

[64]۔ ملتانی، محمد اسحٰق، (مرتب) جدید سیرت النبی ﷺ (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ، 1426ھ) ص 652۔

[65]۔ محمد صارم، ڈاکٹر، سیرت النبی ﷺ (لاہور: مسلم ریسرچ سنٹر، 2019ء) ص 101۔

[66]۔ قادری، اخلاق احمد، وقائع سیرت نبوی (لاہور: بک فورٹ ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز سنت نگر، 2017ء) ص 26۔

[67]۔ عبد القیوم، پروفیسر، سیرت رحمت عالم ﷺ (لاہور: بزم اقبال کلب روڈ، 2021ء) ص 110۔

[68]۔ اثیر، نصرت علی، نقوش سیرت سرور انبیاء ﷺ (لاہور: تخلیقات علی پلازہ 3۔ مزنگ روڈ، 2004ء) ص 149۔ یہاں شاید کمپوزنگ کی غلطی کی وجہ سے نچالا لکھا گیا ہے۔ نیز غزوہ احد کو بھی "میدان بدر میں" کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ دیکھیں: ص 144۔

[69]۔ کاندھلوی، محمد یوسف، حیاۃ الصحابہ، مترجم محمد احسان الحق (کراچی: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 2003ء) ج 1 ص 300۔

[70]۔ ندوی، سید ابو الحسن علی، سیرت رسول اکرم ﷺ (کراچی: مجلس نشریات اسلام ناظم آباد مینشن ناظم آباد، س۔ن) ص 155۔

[71]۔ حقانی، عبد الحق، تفسیر فتح المنان (کراچی: میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ، س۔ن) ج 2 ص 88

[72]۔ ابن اسحاق، ابو عبید اللہ محمد، م 150ھ، سیرت ابن اسحاق، مترجم محمد اطہر نعیمی (لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، 1431ھ) ص 478۔

[73]۔ صویانی، ڈاکٹر محمد، سیرت رسول ﷺ، مترجم عبد المنان راسخ (وزیر آباد: فہم دین ویلفیئر سوسائٹی، 2017ء) ص 407۔

[74]۔ عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی (کراچی: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 1428ھ / 2007ء) ج 1 ص 318

[75]۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 1429ھ / 2008ء) ج 2 ص 175۔

[76]۔ پانی پتی، ثناء اللہ، قاضی، تفسیر مظہری، مترجم سید عبد الدائم الجلالی (کراچی: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، 1999ء) ج 2 ص 253

[77]۔ پانی پتی، تفسیر مظہری، ج 2 ص 271۔

[78]۔ تقی عثمانی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، س۔ن) ج 1 ص 222۔

[79]۔ فیروز آبادی، ابو طاہر محمد بن یعقوب، تفسیر ابن عباس، مترجم محمد سعید احمد عاطف (لاہور: مکی دارالکتب 37۔مزنگ روڈ بک سٹریٹ، 2009ء) ج 1 ص 215۔

[80]۔ نسفی، عبد اللہ بن احمد بن محمود، مدارک التنزیل وحقائق التاویل، مترجم شمس الدین (لاہور: مکتبۃ العلم 18۔اردو بازار، س۔ن) ج 1 ص 783۔

[81]۔ غلام اللہ، خان، تفسیر جواہر القرآن (راولپنڈی: کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، س۔ن) ج 1 ص 178

[82]۔ گھگڑوی، محمد سرفراز خان صفدر، ذخیرۃ الجنان (گوجرانوالہ: میر محمد لقمان برادران سیٹلائٹ ٹاؤن، 1433ھ /2012ء) ج 3 ص 248۔

[83]۔ گھگڑوی، ذخیرۃ الجنان، ج 18 ص 102۔

[84]۔ گھگڑوی، ذخیرۃ الجنان، ج 19 ص 522-523۔

[85]۔ بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود الفراء، م 516ھ، مترجم اشرفیہ مجلس علم وتحقیق (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ، 1436ھ) معالم التنزیل، مترجم ج 1 ص 537۔

[86]۔ خالد، سیف اللہ، ابو نعمان، تفسیر دعوت القرآن (لاہور: دارالاندلس لیک روڈ چوبرجی، س۔ن) ج 1 ص 490

[87]۔ بھٹوی، حافظ عبد السلام، تفسیر القرآن الکریم (لاہور: دارالاندلس لیک روڈ چوبرجی، س۔ن) ج 1 ص 295

[88]۔ ابن حجر، أحمد بن علي، أبو الفضل العسقلاني الشافعي، م 852ھ، فتح الباری (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ) ج 7 ص 366

[89]۔ المبارکفوری، أبو العلا محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم، م 1353ھ، تحفۃ الأحوذي بشرح جامع الترمذي (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، س۔ن) ج 8 ص 282

[90]۔ قاری، ملا علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، مترجم راؤ محمد ندیم (لاہور: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، س۔ن) ج 10 ص 824

[91]۔ نعیمی، مراۃ المناجیح، ج 8 ص 105

[92]۔ حامد سراج، محمد، مدنی، آخری نبی ﷺ کی پیاری سیرت (کراچی: مکتبۃ المدینۃ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، 1442ھ /2021ء) ص 83۔

[93]۔ دائم، قاضی عبد الدائم، سید الوری (لاہور: علم وعرفان پبلشرز الحمد للہ مارکیٹ 40۔اردو بازار، 2012ء) ج 2 ص 40

[94]۔ القسطلانی، احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب، المواہب الدنیہ مترجم عبد الستار طاہر مسعودی (لاہور: شبیر برادرز زبیدہ سینٹر 40 اردو بازار، 2002ء) ج 1 ص 280۔

[95]۔ القسطلانی، المواہب الدنیہ، ج 1 ص 279۔

[96]۔ القسطلانی، المواہب الدنیہ، ج1 ص283۔

[97]۔ دہلوی، مظاہر حق، ج5 ص380

[98]۔ العینی، أبو محمد محمود بن أحمد بن موسی بن أحمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین، م855ھ، (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، س۔ن)؛ العراقي، أبو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن الحسین بن عبد الرحمن بن أبي بکر بن إبراهیم، م 806ھ، طرح التثریب في شرح التقریب (مصر: الطبعة المصریة القدیمة، س۔ن) ج7 ص211

[99]۔ سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم (لاہور: فرید بکسٹال اردو بازار، 2002ء) ج5 ص556

[100]۔ قاسمی، عبد القیوم، معارف الفرقان (کراچی: القاسمی اکیڈمی ادارہ معارف اسلامیہ، س۔ن) ج1 ص127

[101]۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر، تفسیر قرطبی، مترجم ملک محمد بوستان و دیگر (لاہور: ضیا القرآن پبلی کیشنز داتا دربار روڈ، 2012ء) ج4 ص755۔

[102]۔ سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان القرآن (لاہور: فرید بکسٹال اردو بازار، 2002ء) ج2 ص338۔

[103]۔ سعیدی، تبیان القرآن، ج2 ص340۔

[104]۔ سعیدی، تبیان القرآن، ج2 ص340۔

[105]۔ سعیدی، تبیان القرآن، ج5 ص257۔

[106]۔ شبلی نعمانی، علامہ، سیرۃ النبی (لاہور: ادارہ اسلامیات پبلشرز اینڈ بک سیلرز ایکسپورٹرز مال روڈ، 1423ھ/2002ء) ج1 ص238-242۔

[107]۔ خان، وحید الدین، مولانا، سیرت رسول (لاہور: دار التذکیر غزنی سٹریٹ اردو بازار، 2006ء) ص122۔

[108]۔ عبد اللہ فارانی، سیرت النبی ﷺ قدم بہ قدم (کراچی: 523، ایم آئی ایس پبلشرز بلاک سی آدم جی نگر، 1429ھ/2008ء) ج2 ص115۔

[109]۔ آفاقی، ابو البقا قدر، سیرت سید لولاک ﷺ (لاہور: اردو پنجابی علمی مرکز موڑ سمن آباد ملتان روڈ، 1996ء) ص432۔

[110]۔ الہاشمی، قاضی زاہد علی، سیرت رسول ہاشمی ﷺ (لاہور: مکتبہ جمال تیسری منزل حسن مارکیٹ اردو بازار، 2012ء) ص86-90۔

[111]. See: Talib Alp, Glimpses of the Prophet's Life (Iran: World Organization for Islamic Services Tehran 15837, 2000) p. 38-46

[112]۔ ولی رازی، ہادی عالم (کراچی: دار العلم 437-بی اشرف منزل ویب روڈ گارڈن ایسٹ، 1987ء) ص223-225۔

[113]۔ جامی، ملا نور الدین عبد الرحمن، شواہد النبوۃ (لاہور: مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، 1995ء) ص

[114]۔ مجلسی، ملا باقر، حیات القلوب، مترجم مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری (لاہور: امامیہ کتب خانہ اندرون موچی دروازہ، س۔ن) ج2 ص581۔

[115]۔ مجلسی، حیات القلوب، ج2 ص579

116۔ دیکھیں: ترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، أبو عیسی، م279ھ، الشمائل المحمدیۃ(بیروت: دار إحیاء التراث العربي، س۔ن) باب ماجاء في خلق رسول اللہ ﷺ، ص15-26، حدیث 1-14

117۔ ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء في خلق رسول اللہ ﷺ، ص22، حدیث 7

118۔ أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمي، التمیمي السمرقندي (المتوفی: 255ھ) سنن الدارمي (المملكة العربیة السعودیۃ: دار المغني للنشر والتوزیع، 1412ھ/2000ء) بَابٌ فِي حُسْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج1 ص203، حدیث 59؛ ترمذی، الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء في خلق رسول اللہ ﷺ، ص27، حدیث 14؛ البغوی: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي، م 516ھ، الأنوار في شمائل النبي المختار (دمشق: دار المكتبي ، 1416 ھ / 1995 ء) بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،ج1 ص146، حدیث 162

119۔ بارڈولی، مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظجی، دیکھی ہوئی دنیا (انڈیا: نورانی مکاتب، س۔ن) ج2 ص161۔

120۔ البیهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي، السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي (الهند: مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة حيدر آباد، 1344ھ) باب السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ، ج6 ص308، رقم الحديث 13149۔

121۔ ابن حزم، جوامع السیرہ، ص171۔

122۔ حلبی، سیرت حلبیہ، ج4 ص174۔

123۔ صالحی، سبل الھدی والرشاد، ج3 ص657۔

124۔ مکی، السیرۃ النبویہ، ج1 ص565

125۔ الازہری، ضیا النبی، ج3 ص508۔

126۔ مکی، السیرۃ النبویہ، ج1 ص565